جلد ۲۷ | مورخہ ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۰ فروری ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۳

کوئی احمدی ان پڑھ نہیں رہنا چاہیئے

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کئی مواقع پر جماعت کو یہ ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو تھوڑا بہت لکھ پڑھ نہ سکتا ہو۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں تعلیم یافتہ اور لکھے پڑھے افراد کی نسبت پنجاب کی دوسری تمام اقوام سے زیادہ ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ چونکہ روز افزوں ترقی کرنے والی جماعت ہے۔ اور قریباً روزانہ اس میں کچھ نہ کچھ اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ جو ظاہری تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ یوں تو بفضل خدا عقل و سمجھ میں بہت سے تعلیم یافتہ لوگوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اور زبانی مذہبی گفتگو اس قدر مدلل اور معقول کر سکتے ہیں۔ کہ اچھے اچھے پڑھے لکھے ان کے سامنے دم نہیں مار سکتے۔ اور ان کا ایمان ایسا پختہ ہوتا ہے۔ کہ وہ عام طور پر کسی دھوکہ میں نہیں آ سکتے۔ تاہم چونکہ انہوں نے اپنی سابقہ زندگی ایسے ماحول میں بسر کی ہوتی ہے جہاں لکھنے پڑھنے کی کوئی خاص وقعت نہیں ہوتی یا تعلیم پانے کے کوئی سامان ہی میسر نہیں آتے۔ اس لئے وہ ان پڑھ ہوتے ہیں۔ اور اس کمی اور کوتاہی کو وہ احمدیت میں داخل ہوتے ہی بشدت محسوس کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح سنتے ہیں اور آپ کے قلم سے نکلے ہوئے حقائق و معارف ان کے کانوں میں پڑتے ہیں۔ تو ان کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش ہمیں خود پڑھنا آتا۔ تو ہم بطور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا جی بھر کر مطالعہ کرتے۔ اور ان سے فیض اٹھاتے۔ پھر جب وہ سنتے ہیں۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہر جمعہ کو نئی زندگی اور نیا ولولہ عطا کرنے والا خطبہ ارشاد فرماتے ہیں۔ اور وہ اخبار "الفضل" میں چھپایا جاتا ہے۔ اسی طرح حضور کی دوسری تقریریں اور اعلانات جو دنیوی آلائشوں اور سستیوں سے پاک کر کے روحانیت کے اعلےٰ مدارج کی طرف لے جانے والے ہوتے ہیں۔ "الفضل" میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ تو وہ چاہتے ہیں۔ کہ کاش ہم بھی حضور کے ملفوظات سے پوری طرح بہرہ اندوز ہو سکیں :۔

غرض جب کوئی ایسا شخص احمدی ہوتا ہے جو ان پڑھ ہو۔ اور جسے اپنی سابقہ زندگی میں کسی نہ کسی وجہ سے تعلیم پانے کا موقعہ نہ ملا ہو اس کی توجہ فوراً تعلیم کی طرف مبذول ہوتی ہے اور وہ چاہتا ہے۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو کچھ نہ کچھ تعلیم حاصل کرے :۔

ہمیں ایک طرف تو ایسے لوگوں کے لئے ضروری تعلیم کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اور دوسری طرف نئی پود کی تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھنا چاہیئے اگرچہ ہماری جماعت کے لوگ حتی المقدور کوشش کرتے ہیں۔ کہ ان کے بچے کچھ نہ کچھ ضروری تعلیم حاصل کر لیں۔ تاہم شہروں۔ اور قصبوں کے غربا اور دیہاتوں کے زمیندار کم توجہ کرتے ہیں بے شک ان کے لئے مشکلات ہیں۔ تعلیمی اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہیں لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ تعلیم دلانے کا ضرور انتظام کرنا چاہیئے۔ تاکہ احمدی گھرانوں میں پیدا ہونے والا کوئی لڑکا یا لڑکی ایسی نہ ہو جو لکھ پڑھ نہ سکے :۔

پھر جماعت میں جو ایسے لوگ شامل ہیں یا آئندہ ہوں۔ جو لکھ پڑھ نہیں سکتے۔ ان کی تعلیم کا ہر مقامی جماعت کو انتظام کرنا چاہیئے۔ اور ہر پڑھے لکھے احمدی کو عہد کرنا چاہیئے۔ کہ کم از کم اپنے اصحاب کو ضرور تعلیم دے گا۔ بے شک بڑی عمر میں پڑھنا شروع کرنے والوں میں سے شاذ ہی کوئی ایسا ہوتا ہے۔ جو علمیت کے اعلیٰ مرتبہ پر پہونچ سکے۔ لیکن اپنی ذات کو فائدہ پہنچانے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ فروری سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق آج پونے نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج سر درد کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہ العالی کو سر درد کے علاوہ نزلہ اور گلے کی خرابی کی بھی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے۔

صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کو بخار سے تو آرام ہے۔ لیکن کھانسی اور نزلہ بدستور ہے احباب دعائے صحت کریں۔

دین کے متعلق ضروری واقفیت پیدا کرنے اور حالات زمانہ سے آگاہ رہنے کے لئے جس قدر علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ہر شخص باسانی سیکھ سکتا ہے :۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حال میں ان پڑھوں کو تعلیم دینے کے متعلق جو ارشاد فرمایا ہے۔ اس تعلیم کا معیار کم از کم یہ رکھا ہے۔ کہ قرآن شریف ناظرہ پڑھ سکے۔ نماز اور اس کا ترجمہ جانتا ہو۔ خط لکھ پڑھ سکتا ہو اور کم از کم اخبار "الفضل" کا مطالعہ کر سکے۔ اس معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر جگہ کی احمدی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے ہاں کے ان پڑھ اصحاب کی تعلیم کا باقاعدہ انتظام کریں اور تعلیم یافتہ اصحاب خوشی اور مسرت کے ساتھ اس مبارک کام میں اپنا وقت دیں۔ اگر یہ کام باقاعدہ شروع کر دیا گیا۔ تو انشاء اللہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

۱۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ دس فروری آخری تاریخ ہے جس میں ہندوستان کے دوست تحریک جدید میں حصہ لے سکتے ہیں

۲۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ تحریک ایسے ثمرات پیدا کرنے والی ہے۔ کہ نسلیں اس سے برکت پائیں گی۔ پس اس میں حصہ لینا گویا اپنی نسلوں کے لئے برکت کی بنیاد رکھنا ہے ؛

۳۔ مجھے افسوس ہے کہ جہاں حصہ لینے والوں نے آگے سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ اور بعض نے گزشتہ سالوں کی بھی تلافی کی ہے۔ وہاں بعض بڑی بڑی جماعتیں اب تک خاموش ہیں ؛

۴۔ ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو۔ کہ ان کی لسٹ راستہ میں ضایع ہو گئی ہو۔ یا ممکن ہے سیکرٹری نے خیال کیا ہو کہ وہ لسٹ بھجوا چکا ہے۔ لیکن اس کے پاس پڑی رہی ہو۔ اس لئے جماعتوں کو اس طرف سے تسلی کر لینی چاہیئے۔ ایسی کئی مثالیں اس سال میں سامنے آئی ہیں۔ کہ راستہ میں لسٹ غائب ہو گئی یا سیکرٹری کو بھیجنے کا خیال نہ رہا ؛

۵۔ ہو سکتا ہے کہ سیکرٹری خود نادہند ہو۔ اور اپنے نقص پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کو بھی تحریک نہ کرتا ہو مگر اس طرح ثواب سے محروم رہنے کی ذمہ واری بھی افراد ہی پر ہو گی ؛

۶۔ بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کا ہمیشہ موقعہ ملتا رہتا ہے۔ لیکن بعض نیکیوں کا موقعہ صدیوں میں ملتا ہے۔ اور جو اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ندامت کا شکار ہوتے ہیں۔ مگر ندامت فائدہ نہیں دیتی۔ پھر کیوں نہ انسان ندامت کے وقت سے پہلے ہی اپنے لئے زاد راہ مہیا کرے ؛

۷۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں۔ تحریک جدید سے تبلیغ اسلام کی ایک مستقل بنیاد رکھی جائے گی۔ پس یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اور کنوؤں اور سراؤں کے بنانے سے بہت زیادہ موجب ثواب ؛

۸۔ لوگ اولاد کے لئے تڑپتے ہیں۔ کہ شاید ان سے نیک نام باقی رہے۔ مگر اولاد کی نیکی کا ذمہ دار کون ہو سکتا ہے۔ مگر تحریک جدید کا حصہ نیک نام قائم رہنے کی بفضلہٖ تعالےٰ ضمانت ہے۔ اور کیا تعجب کہ جو اس ذریعہ سے اپنی نیکی کو قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ خدا تعالےٰ اسکی اولاد کو بھی نیکی کا قائم کرنے والا بنا دے ؛

۹۔ جو کسی کو نیکی کی تحریک کرے۔ وہ بھی اس کے ثواب میں شریک ہوتا ہے۔ پس اگر آپ حصہ لے چکے ہیں تو دوسروں کو تحریک کریں۔ اور ان تک یہ آواز پہونچا دیں۔ اور اگر آپ بوجہ معذوری حصہ نہیں لے سکے۔ تب بھی یہ کام کریں۔ تا وہ ثواب جو آپ اپنے روپیہ سے نہیں حاصل کر سکے۔ دوسرے کے روپیہ سے آپکو حاصل ہو جائے ؛

۱۰۔ سب سے آخر میں آپکو یہ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس تحریک میں برکت دے۔ اور اس میں حصہ لینے والوں کے مالوں جانوں اور عزت میں برکت دے۔ اور ان کی پائدار نیک یادگار قائم کرے۔ اور ایسا ہو۔ کہ اس تحریک کے ذریعہ سے اربوں۔ کروڑوں بندگانِ خدا کو خدا تعالےٰ کا چہرہ دیکھنا نصیب ہو۔ اور اسلام کا بول بالا ہو ؛ اَللّٰھُمَّ اٰمین

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۳۷۸ - انبیاء معصوم ہیں

اس کی سند میں ایک آیت یہ بھی ہے۔ وما کان لنبی ان یغل (آل عمران) یعنی نبی کی شان یہ نہیں کہ وُہ کسی قسم کی خیانت کرے۔ اور اس سے ایسی بات ظہور میں نہیں آسکتی۔ اب خیانت اتنا وسیع لفظ ہے کہ وُہ چوری پر بھی حاوی ہے۔ زنا اور اس کے سب مبادی پر حاوی ہے۔ جھوٹ۔ غیبت اور اس قسم کے گناہوں پر حاوی ہے۔ غرض ایسا احاطہ کرنے والا لفظ ہے۔ کہ کوئی گناہ اس سے باہر نہیں رہتا۔ پس اگر نبی ہر طرح کی خیانت سے پاک ہے۔ تو واقعی وہ معصوم ہے۔ اگلی آیت میں اس کی مزید تفسیر ہے۔ کہ افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء بسخط من اللہ۔ یعنی نبی تو خدا تعالےٰ کی رضامندی کی ساری راہوں کی پیروی کرتے ہیں۔ وُہ خائن اور گنہگاروں کی طرح کیونکر ہوسکتے ہیں ؏

۳۷۹ - دُخان

یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھٰذا عذابٌ الیم

یہ دخان مبین ایک چیز نہیں۔ بلکہ طرح طرح کے عذابوں اور مصائب کا نام ہے جو مختلف زمانوں میں آیا یا آئیگا۔ مثلاً ایک تو قحط جس میں کمزوری اور رزق کی تنگی کی وجہ سے نظر دھندلی پڑجاتی ہے۔ دوسری ایسی تکالیف جن کے مارے یہ دنیا ہی دھوآں دھار اور تاریک نظر آتی ہے تیسرے عالمگیر جنگوں میں زہریلی گیسوں کے بمب جو آسمان سے گرتے ہیں۔ پانچویں اس زمانہ میں تمباکو کا عالمگیر استعمال جس میں اکثر لوگ مبتلا ہیں۔ حالانکہ مال اور صحت کے لئے یہ عذاب الیم ہے چھٹے انفلوئنزا جو محیط عالم اور عذاب الیم تھا۔ اور بذریعہ ہوا کے پھیلتا۔ اور سرائت کرتا تھا۔ اور جنگ عظیم سے بھی زیادہ جانیں نکال کرے گیا

۳۸۰ - سب سے پہلا گھر خدا کا

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدیً للعالمین (آل عمران) یعنی خدا تعالےٰ کا پہلا گھر دنیا میں مکہ میں ہی تعمیر ہوُا تھا۔ اس کا مطلب سمجھنے کے لئے دو باتیں یاد رکھنی چاہئیں (۱) پہلی یہ کہ ابراہیمی تعمیر پہلی تعمیر نہ تھی بلکہ کعبہ پہلے بھی تھا۔ مگر وہ لوگ برباد ہوچکے تھے۔ اور چشمۂ زمزم مٹی سے دب کر گم ہوگیا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے حکم الٰہی سے اسے نئے سرے سے تعمیر کیا۔ اور وہ چشمہ جو زمین سے ذرا نیچے موجود تھا۔ اسمٰعیل کی ایڑیاں رگڑنے سے ظاہر ہوگیا یہ نہیں کہ نیا اسی وقت اللہ تعالےٰ نے وہاں پیدا کیا تھا۔ (۲) دوسری بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں خدا کے نام پر سب سے پہلا گھر کعبہ ہی بنایا گیا تھا۔ اس سے پہلے بھی مختلف قدیم اقوام میں خدا کے مقامات موجود تھے۔ مگر کوئی پتھر کی صورت تھا۔ جہاں قربانی ادا کی جاتی تھی۔ اور کوئی دریا کے کنارے سیڑھی کی شکل میں تھا۔ جیسے ہردوار میں ہرکی پوڑی غرض مختلف شکلوں کی قربانگاہیں اور ہیکلیں بنی ہوئی تھیں۔ مگر گھر کی صورت میں یہ مکان پہلا تھا۔ جو خدا کے لئے بنایا گیا ؏

۳۸۱ - سدّ سکندری

جو دیوار ذوالقرنین نے یاجوج ماجوج کو روکنے کے لئے بنائی تھی۔ ایسی کئی اور دیواریں مشرقی ایشیا میں موجود ہیں۔ چنانچہ دو تو ملک چین میں بھی ہیں۔ اگلے زمانہ کے لوگ دشمنوں کے حملوں سے بچنے کے لئے درّوں میں اور حملہ کے رستوں میں ایسی دیواریں کھڑی کر لیا کرتے تھے۔ ذوالقرنین کی دیوار کی بابت قرآن مجید فرماتا ہے فاذا جاء وعد ربی جعلہ دکّاء وکان وعد ربّی حقا (کہف) یعنی جب ان اقوام کے دنیا میں پھیل جانے اور غالب ہونے کا وقت آجائیگا۔ تو خدا تعالےٰ اس دیوار کو ریزہ ریزہ کردے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس دیوار کو فرشتے یا لوگ بیٹھ کر توڑیں گے۔ اور ریت کی طرح کردیں گے۔ بلکہ اس زمانہ میں وہ دیوار ایسی بے کار ہوجائے گی۔ گویا ہے ہی نہیں ریزہ ریزہ ہوچکی ہے۔ بھلا آجکل کی توپوں اور ہوائی جہازوں کے آگے وُہ دیوار حقیقت ہی کیا رکھتی ہے۔ گویا موجود ہوتے ہوئے بھی وہ ریت کے تودہ سے بڑھ کر نہیں ہے۔ قرآن مجید اسی طرح کئی شہروں ملکوں اور قوموں کی ہلاکت کا ذکر بھی کرتا ہے۔ جس سے یہ شبہ گزرتا ہے۔ کہ گویا ان چیزوں کا دنیا میں کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ مگر مطلب صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کا اثر اور زور ٹوٹ گیا۔ ایسا محاورہ جابجا قرآن میں موجود ہے۔

۳۸۲ - مودّۃ فی القربیٰ

ذالک الذی یبشر اللہ عبادہ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحٰت قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ۔ ومن یقترف حسنۃً نزدلہ فیھا حسنا۔ ان اللہ غفورٌ شکور (شوریٰ) اس لفظ مودۃ فی القربیٰ کو سے کر شیعہ صاحبان نے یہ سمجھا ہے۔ کہ گویا میدان مار لیا۔ اور حضرت علی کی خلافت قائم کردی۔ گویا سارے اسلام کا خلاصہ یہی ہے۔ کہ میرے رشتہ داروں سے محبت رکھو۔ اگر یہی معنے ہوتے تو پھر تو ابولہب بلکہ ابوجہل کی مودۃ بھی ہم پر فرض تھی۔ کیونکہ وہ بھی قربےٰ میں داخل تھے۔ اسی طرح ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ معاویہ۔ یزید بھی نہایت قریبی رشتہ دار تھے۔ دو تو خسر تھے ایک داماد اور ایک نسبتی بھائی۔ اور یزید کے تو گویا حضور پھوپھا ہی تھے۔ پس صرف علی کو نکال لینا اور باقی کو مردود کردینا۔ یہ کہاں سے ثابت ہوُا۔ معنی اگر یہی ہیں تو سب عزیزوں اور قرابتیوں پر حاوی ہیں۔ نہ کہ صرف ایک خاص شخص پر۔ حالانکہ اصل معنے یہ ہیں کہ اس آیت سے پہلے جو آیت ہے اس میں جنت کا ذکر ہے۔ اور اس آیت کے پہلے حصہ میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ وُہ جنت ہے جسکا وعدہ خدا تعالےٰ نے اپنے مومن اور نیکو کار بندوں سے کیا ہے۔ اس سے آگے فرمایا کہ بسبب اس قرابت کے جو ہموطن۔ ہم قوم۔ ہم برادری اور عزیز و رشتہ دار ہونے کی وجہ سے اے اہل عرب میری تم لوگوں کے ساتھ ہے تمہاری خیر خواہی مجھے مجبور کر رہی ہے کہ میں تم کو خاص طور پر اس جنت کی طرف دعوت دوں۔ جسکا خدا نے مومنوں سے وعدہ کیا ہے۔ میں اس بات کا بدلہ تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ نہ میری کوئی ذاتی غرض ہے۔ صرف تمہاری قرابتداری کی محبت مجھے مجبور کرتی ہے۔ اور میرا دل چاہتا ہے کہ تم سب کے سب اس جنت کے وارثوں میں سے ہوجاؤ۔ اور کوئی بھی اس انعام سے محروم نہ رہے۔

۳۸۳ - نصرت

اصل چیز جو حق اور باطل میں مابہ الامتیاز ہے وُہ نصرتِ الٰہی ہے۔ انھم لھم المنصورون۔ اور نصرت دو طرح کی ہے۔ ایک یہ کہ مخالف مقابلہ کے وقت ہلاک ہوجائے۔ دوسرے یہ کہ مقابلہ نہ بھی ہو تب بھی مرعوب رہے۔ کیونکہ نصر اللہ کے

اسلامی سال کا آغاز
اور
تاریخ ہجری کے استعمال کی ضرورت

دس بارہ روز کے بعد نیا چاند نظر آئے گا جس سے نیا اسلامی سال شروع ہو جائے گا۔ ہجری سال کا آغاز محرم الحرام سے ہوتا ہے۔ ہر سال کی ابتداء انسان میں نئی امنگ اور نئے ارادے پیدا کرتی ہے۔ انسان گزرے ہوئے دنوں پر نگاہ کرتا ہے۔ اپنی کامیابیوں کو دیکھ کر خوش اور اپنی ناکامی کے تصور سے افسردہ ہو جاتا ہے۔ غرض سال کا شروع انسانی عمر کے اس حصہ پر جو بیت گیا۔ ایک چھپتی ہوئی۔ مگر عبرت انگیز نگاہ ڈالنے کا محرک ہوتا ہے۔ اور اکثر مفکر انسان ایسا کرتے ہیں۔ وہ ماضی سے سبق حاصل کرتے ہیں۔ اور آنے والے سال کا ایک پروگرام تجویز کر لیتے ہیں۔ اور زندگی کے آئندہ لمحات کو اسی طریق پر صرف کرتے ہیں۔ امید ہے۔ احباب جماعت بھی اس مفید طریق عمل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نئے چاند کے طلوع سے زیادہ پُرجوش پروگرام اپنے لئے تجویز کریں گے۔ اور خدمت دین کے ہر ممکن طریق پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہمہ تن کوشاں رہیں گے۔ انفرادی زندگی میں بھی کامیاب تبدیلی پیدا کرنے کی سعی فرمائیں گے۔

اس موقعہ پر میں احباب کو گذشتہ سال کی تحریک کی یاددہانی کراتا ہوں اور وہ یہ کہ تمام احمدی اصحاب کو اپنے کاروبار اور خط وکتابت وغیرہ میں تاریخ ہجری کے استعمال کا رواج دینا چاہیئے۔ بے شک انگریزی تاریخ بھی سہولت کے لئے لکھ دی جائے۔ مگر اسلامی تاریخ کا اندراج ضروری سمجھا جائے۔ شائد یہ ایک معمولی بات ہو۔ مگر درحقیقت اس کے اندر بہت سے فوائد مضمر ہیں۔ ۱۹۳۸ء کے جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تاریخ ہجری کے استعمال کو از بس ضروری قرار دیا ہے۔ دوستوں کو عزم کر لینا چاہیئے۔ کہ ہم آئندہ تاریخ اسلامی یا تاریخ ہجری کا استعمال ضرور کریں گے۔ اور نئے سال کے شروع سے ہی اس پر بالالتزام عمل شروع کر دیں گے اللہ تعالےٰ تمام احباب کو توفیق بخشے۔ آمین۔

گذشتہ تحریک کے بعد مجھے بیسیوں احباب نے بتایا۔ کہ وہ باقاعدہ طور پر اپنے خطوط میں ہجری تاریخ لکھتے ہیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تو یہاں تک فرمایا۔ کہ میں نہ صرف اسلامی تاریخ لکھتا ہوں۔ بلکہ مجھے تو "علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام" لکھ کر ہر موقعہ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھنے کا بھی موقعہ مل جاتا ہے۔ توقع ہے۔ کہ نیا سال ہر احمدی بھائی کے لئے دیگر مزید نیک عزائم کو جامۂ عمل پہنانے کے علاوہ اس نیک ارادہ کو بھی عملی صورت میں اختیار کرنے کی توفیق کا باعث ہوگا۔ انشاء اللہ

خاکسار۔ ابوالعطاء

سنسکرت کی تعلیم حاصل کرنے والے امیدواروں کی ضرورت

سنسکرت کی اعلےٰ تعلیم دلانے کے لئے تین طلباء کی ضرورت ہے۔ ہر طالب علم کو دس روپے ماہوار وظیفہ ملے گا۔ دو مولوی فاضل ہونے چاہئیں اور۔۔ ایک گریجوایٹ۔ منشی فاضل پاس احباب بھی اپنی درخواستیں بھیج سکتے ہیں۔ (ناظر تعلیم وتربیت)

کیا وید تمام ودیاؤں کا بھنڈار ہیں

آریہ سماجی دوست کہتے ہیں۔ کہ وید تمام ودیاؤں کا بھنڈار ہیں۔ اور ویدک دھرم پر چل کر ہی انسان اس لوک پرلوک کو سدھار سکتا ہے۔ آریہ سماج کے اس دعوٰے کی سچائی معلوم کرنے کے لئے آریہ سماج کے ودوانوں کی خدمت میں عموماً۔ اور آریہ سماجی اخبارات کے ایڈیٹروں کی خدمت میں خصوصاً یہ عرض ہے کہ اگر فی الحقیقت وید تمام ودیاؤں کے بھنڈار ہیں۔ تو مندرجہ ذیل ویدک منتروں میں جو ودیا ہے۔ اس کی تشریح فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ ویدک منتر نمبر ۱:۔

"وہ جنگل کونسا ہے۔ اور وہ کونسا درخت تھا۔ کہ جس سے آسمان اور زمین بنائی گئی" (رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۱۔ منتر ۴)

جب زمین اور آسمان ہی نہ تھے۔ تو پھر ویدک دھرم کا بتایا ہوا جنگل۔ اور وہ جنگل کے درخت کہاں تھے۔ کیا آریہ سماجی دوست وید کی سچائی ثابت کرنے کے لئے مذکورہ بالا منتر کی فلاسفی بیان فرمائیں گے؟

۲۔ "دوائیں سوم نام والے راجا کے ساتھ بولتی ہیں۔ کہ ہے راجن جس روگی کے لئے برہم گیان حاصل کرنے والا حکیم یا وئید ہماری تلاش کرتا ہے۔ اس بیمار کو بیماری سے ہم چھڑا دیتی ہیں"

(رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۹۷۔ منتر ۲۲)

مہاشہ چرنجی لال جی پریمی ایڈیٹر اخبار "آریہ مسافر" جو کہا کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے الہامات میں سے ایک یہ ہے۔ کہ "خاکسار پیپرمنٹ" لیکن کیا پیپرمنٹ بھی بولا کرتا ہے۔ اگر پیپرمنٹ کا بولنا محال ہے۔ تو مہربانی فرما کر یہ بتائیں۔ کہ ویدک منتر میں جن بولنے والی بوٹیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ کونسی ہیں۔ اور کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ اور وہ کس طرح بولتی ہیں؟

۳۔ "گھوڑے کی دہی۔ اور دہی سے تیار شدہ اجزاء کے استعمال سے گھشپنی گر لیوا۔ اور گمش کے روگ دور ہو جاتے ہیں"

(رگ وید منڈل ۴۔ سوکت ۴۰۔ منتر ۴)

مہربانی فرما کر آریہ ودوان یہ بتائیں۔ کہ کیا گھوڑے بھی دودھ دیا کرتے ہیں۔ اگر یہ ممکنات میں سے ہے۔ تو بتایا جائے۔ کہ وہ گھوڑے کہاں پیدا ہوتے ہیں۔ جن کے دودھ سے مذکورہ بالا بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا جائے۔ کہ اس دودھ اور دہی کے استعمال کرنے کا کیا طریق پہلے زمانے میں رائج تھا۔

۴۔ "یہ میری دھرم پتنی مجھے دکھ نہیں دیتی تھی۔ میرے ساتھ کبھی غصہ کے ساتھ پیش نہ آتی تھی۔ اور اپنے مِتروں کے ساتھ محبت کرنے والی اور میرے ساتھ بھی محبت کرتی تھی۔ صرف اس جُوئے کے باعث میری مرضی کے مطابق عمل کرنے والی بیوی۔ اور خاوند کی عزت کی محافظ استری کو بھی ہرا دیا ہے" (رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۳۴۔ منتر ۲)

آریہ مترو! بتاؤ۔ اس ویدک منتر کی موجودگی میں ویدوں کی قدامت کا من گھڑت قلعہ دھڑام سے زمین پر گر گیا ہے۔ یا نہیں۔ اس میں خاوند بیوی کا ذکر ہے۔ وہ ویدوں سے قبل موجود تھے۔ پھر وید آدھ سرشٹی میں کیونکر ہوئے۔

فتح محمد احمدی شرما۔ از کراچی

تحریک جدید کی قربانیوں میں شامل ہو کر بدری صحابہؓ کا مقام حاصل کرنیکا آخری موقعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ فرماتے ہیں۔

(۱) تحریک جدید کا کام بھی اسی قسم کا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کے ذریعہ جماعت کے مخلصین کی ایک مستقل یادگار قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور ان کی روحوں کو ان کی وفات کے بعد بھی مستقل طور پر ثواب پہنچانا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس چندہ کے ذریعہ اشاعت اسلام کی مستقل بنیاد پڑنے والی ہے۔ پس تحریک جدید اپنے ساتھ اس قسم کی برکات رکھتی ہے۔ اور اس قسم کے انوار اترتے محسوس ہو رہے ہیں۔ کہ یہ امر صاف طور پر دکھائی دے رہا ہے۔ کہ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ انہیں اللہ تعالےٰ اپنے قرب کا کوئی خاص مقام عطا فرمائے گا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ درحقیقت ان ہی لوگوں کے متعلق یہ کشف ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ کئی سال سے میرا یہ خیال ہے۔ کہ یہی وہ فوج ہے جس کے ملنے کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھی۔ اور اسی فوج کے ذریعہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ اسلام کی فتح کے لئے ایک مستقل اور پائدار بنیاد قائم کرے۔ اور یہ فوج اپنا ایک ایسا نشان چھوڑ جائے۔ جس کے ذریعہ ہمیشہ دنیا میں تبلیغ اسلام ہوتی رہے“۔

(۲) میں نے چاہا۔ کہ وہ لوگ جو اس تحریک میں آخر تک استقلال کے ساتھ حصہ لیں۔ ان کے ناموں کو محفوظ رکھنے کے لئے۔ اور اس غرض کے لئے کہ آئندہ آنے والی نسلیں ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں۔ کوئی یادگار قائم کروں۔ لوگ اولاد کے لئے کتنا تڑپتے ہیں۔ محض اس لئے کہ دنیا میں ان کا نام قائم رہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ وہ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کے احیاء اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ ان کے نام آئندہ کے لئے محفوظ رکھنے کی خاطر کیوں نہ کوئی تجویز کی جائے۔ میرے دل میں خیال آیا۔ جسے خدا نے اپنا لشکر قرار دیا ہے۔ اور جس کے ذریعہ اسلام کی فتح کا سامان ہونے والا ہے۔ اس جماعت کو کون مٹا سکتا ہے۔ یقیناً کوئی نہیں۔ جو اسے مٹا سکے۔ لیکن ہمارا ابھی فرض ہے کہ ان پانچ ہزار سپاہیوں کی کوئی مستقل یادگار قائم کریں۔ کیونکہ وہ سب لوگ جو اس جہاد کبیر میں آخر تک ثابت قدم رہیں گے۔ ان کا حق ہے۔ کہ اگلی نسلوں میں ان کا نام عزت سے لیا جائے۔ اور ان کا حق ہے۔ کہ ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے۔ اور اس کے لئے میں نے ایک نہایت موزون تجویز سوچ لی ہے“۔

بعد میں حضور نے فرمایا کہ وہ تجویز یہ ہے۔ کہ

چونکہ تحریک جدید میں چندہ دینے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں۔ اس لئے ان کی قربانی کو یاد رکھنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا جائیگا کہ۔ اول۔ ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کر کے اور ساتھ تحریک جدید کی مختصر سی تاریخ لکھ کر چھاپ دیا جائے گا۔ اور دفتر تحریک جدید تمام ادبی لائبریریوں میں یہ کتاب مفت بھیجے گا۔

جب دس سال ختم ہو جائیں گے۔ تو اس فنڈ کی آمد کا ایک معمولی حصہ چندہ دینے والوں کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر غرباء پر خرچ کیا جائے گا۔

مرکز میں ایک اہم لائبریری قائم کی جاویگی۔ اور اس کے ہال میں ان تمام لوگوں کے نام لکھ دیئے جائیں گے۔

دس سال تک ہر سال پہلے سال سے زیادہ چندہ دینے والوں کے متعلق ایک اور تجویز بھی ہے۔ جسے اپنے وقت پر ظاہر کیا جائے گا۔

(۳) میں سمجھتا ہوں۔ تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے۔ جن میں حصہ لینے والے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے اسی طرح مستحق ہونگے۔ جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے مورد ہوئے

(۴) اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہماری جماعت کے دوستوں کے دلوں کو کھولے۔ تا وہ اس پانچ ہزار سپاہیوں کے لشکر میں شمولیت کا فخر حاصل کر سکیں۔ جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک کشف کے ذریعہ دے چکے ہیں۔

تم میں سے کتنے ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ کاش ہم بدر یا احد یا احزاب کے موقعہ پر ہوتے۔ تو اپنی جانیں اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دیتے۔ مگر اس امر کو بھول جاتے ہیں۔ کہ اصل قربانیوں کا میدان ان کے لئے بھی کھلا ہے۔ اور آج بھی وہ اسی طرح قربانیاں کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ جس طرح صحابہ نے کیں۔ مگر تم میں سے کتنے ہیں۔ جو قربانی کی اس خواہش کے باوجود قربانیوں میں استقلال دکھلاتے ہیں۔ اور ہر وقت قربانیوں کے لئے طیار رہتے ہیں۔ اور اپنے فرض کی ادائیگی میں سستی اور غفلت سے کام نہیں لیتے“۔

تحریک جدید کی اس اہمیت کے پیش نظر کون سا احمدی ہے۔ جس کے دل میں شمولیت کی شدید خواہش نہ ہو۔ پس بدری صحابہ کا مقام حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والو! سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ پر بے انتہا اور ان گنت درود اور سلام بھیجتے ہوئے تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں شامل ہو جاؤ۔ تا بدری صحابہ کی طرح اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہو جاؤ۔ یقیناً یاد رکھو۔ جو لوگ تحریک جدید کی قربانیوں میں استقلال سے شامل ہونگے۔ ان کے نام تاریخ احمدیت میں محفوظ رہیگا۔ اور آنے والی نسلیں ان کا نام عزت سے لینگی۔ اور ان کے لئے دعائیں کرینگی۔ تحریک جدید میں شامل ہونے والے ہی وہ فوج ہیں۔ جسے اللہ تعالےٰ نے اپنا لشکر قرار دیا۔ یقیناً یہ فوج ہی فتح پانے والی ہے۔ اور یقیناً اللہ تعالےٰ انکو اپنے بے بہا انعامات کا وارث بنائے گا پس ہر احمدی اس اعلان کو پڑھتے ہی دیکھ لے۔ کہ اس نے اپنے آقا کے مطالبہ پر لبیک کہا۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج میں شامل ہو گیا۔ اگر نہیں تو سب سے پہلا کام یہ کرے کہ اپنی توفیق اور اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی طاقت کے مطابق اپنا وعدہ سال پنجم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور براہ راست بھیجدے۔ کیونکہ اب تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت کا آخری دن آ گیا ہے۔ دس فروری کے بعد حضور کوئی وعدہ منظور نہیں فرمائیں گے پس آج ہی وعدہ لکھ کر بھیجا دیں۔

فائنانشل سکرٹری تحریک جدید

ہر جگہ ۱۰ فروری کے جمعہ میں ۲۰ جنوری کا خطبہ ہی سنایا جائے

چندہ تحریک جدید سال پنجم میں شمولیت کی آخری تاریخ دس فروری ہے۔ اور حسن اتفاق سے یہ جمعہ کا دن ہے۔ جس میں اکثر احباب جمع ہوتے ہیں۔ ۸ فروری کے الفضل میں جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ وہ بھی تحریک جدید کے متعلق ہے۔ اس لئے ہر جماعت کو چاہیئے۔ کہ جمعہ کے دن یہی خطبہ سنایا جائے۔ اور خطبہ سنانے کے بعد وہ احباب جو اب تک تحریک جدید سال پنجم میں شامل نہیں ہوئے۔ ان سے دریافت کر لیا جائے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں شمولیت کے لئے تحریک جدید سال پنجم کے لئے کیا وعدہ کرتے ہیں۔ اور شام تک ایسے احباب کی فہرست طیار کر لیں۔ تا فہرست دوسرے دن ۱۱ فروری کو مقامی ڈاکخانہ میں ڈال کر وقت کے اندر روانہ کر سکیں۔

فائنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

۱۶۷

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

فلسطین کانفرنس کا افتتاح

۷ فروری کو سینٹ جیمز پیلیس لنڈن میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے فلسطین کانفرنس کا افتتاح کیا۔ عرب ممالک کے نمائندوں کا جن میں مفتی اعظم کی پارٹی کے نمائندے بھی شامل ہیں۔ ایک علیحدہ کمرے میں اور یہودی نمائندوں کا دوسرے کمرے میں استقبال کیا گیا۔ اس کانفرنس کی ایک خصوصیت یہ ہے۔ کہ ڈیلیگیٹوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے کیونکہ عرب ڈیلیگیٹوں نے یہود کے نمائندوں کے ساتھ مل کر بیٹھنے سے انکار کر دیا ہے۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کہا۔ آپ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ میری پالیسی امن کی پالیسی ہے۔ اور امن کو قائم رکھنے کے لئے میرا اصول یہی ہے کہ باہمی سمجھوتہ سے کام لیا جائے۔ اور سمجھوتے کے لئے باہمی گفت و شنید ہی بہترین طریق ہے جب دو اقوام میں اختلاف اور تنازعہ ہو۔ تو امن کے قیام کا یہی طریق ہو سکتا ہے کہ انصاف کی بناء پر سمجھوتہ کی راہ نکالی جائے۔ اگرچہ یہ مشکل کام ہے۔ مگر ہماری متحدہ طاقتوں سے بالا نہیں۔ اس کے جواب میں عرب ڈیلیگیشن کی طرف سے مصری وفد کے لیڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم لوگ فلسطین میں قیام امن کے لئے ہر طرح تعاون پر آمادہ ہیں۔ اور اسی نیت سے یہاں آئے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ بین الاقوامی معاملات میں برطانیہ کی امن پسندانہ پالیسی کا مظاہرہ فلسطین کے متعلق بھی ہوگا۔

اس کانفرنس میں عربوں کے اس وقت دو وفد ہیں۔ یعنی ایک مفتی اعظم کی پارٹی اور دوسری نشاشیبی کی۔ گذشتہ شب ان دونوں کی ایک مشترکہ میٹنگ ہوئی۔ تا باہم سمجھوتہ کر کے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ متحدہ محاذ پیش کیا جائے۔ یہ میٹنگ نصف شب تک جاری رہی لیکن ابھی کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔ تاہم امید کی جاتی ہے کہ سمجھوتہ ہو کر رہیگا۔ مفتی پارٹی چاہتی ہے کہ مخالف پارٹی کے نمائندے دو سے زیادہ نہ ہوں۔ اور وہ دونو فریق کے نمائندوں کی یکساں تعداد کا مطالبہ کر رہی ہے۔

اینگلو فرنچ اتحاد

۲۶ جنوری کو فرانسیسی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے فرانس کے وزیر خارجہ نے کہا تھا کہ جنگ کی صورت میں برطانوی افواج فرانسیسی حکومت کے ماتحت آجائیں گی۔ اور فرانسیسی افواج برطانوی حکام کے ماتحت کام کریں گی۔ ۶ فروری کو برطانوی پارلیمنٹ میں ایک سوال کیا گیا۔ کہ کیا یہ صحیح ہے۔ وزیر اعظم نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ وزیر خارجہ فرانس کی بات ہمارے خیالات کی صحیح ترجمانی کرتی ہے دونو ممالک کے مفاد بہت حد تک یکساں ہیں۔ اس لئے ہر خطرہ کا مقابلہ پورے اتحاد سے کیا جائیگا۔

جوں جوں ڈکٹیٹروں کے خوفناک عزائم بے نقاب ہو رہے ہیں۔ جمہوریتیں باہمی اتحاد و اتفاق کی ضرورت کو زیادہ محسوس کرتی جاتی ہیں۔

ہٹلر اور مسولینی کے منصوبے

گذشتہ ہفتہ کے ولایتی اخبارات میں ہٹلر اور مسولینی کے درمیان ایک نئے سمجھوتہ کا ذکر آیا ہے۔ دراصل مسولینی کی نظر فرانس کے بعض علاقوں پر ہے۔ اور ہٹلر کی ہنگری پر۔ اور دونو میں فیصلہ ہوا ہے کہ جرمنی ہنگری پر قبضہ کر لے۔ اور مسولینی فرانسیسی مقبوضات پر اور اس غرض میں دونو ایک دوسرے کی مدد کریں۔ ہٹلر کی سکیم یہ ہے کہ ہنگری کو مختلف ذرائع سے تنگ کیا جائے۔ اور اس کے لئے اس قدر پریشانیاں پیدا کر دی جائیں۔ کہ اگر فی الحال وہ جرمنی میں مدغم ہونے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو کم سے کم اس کے طرفداروں کی صف میں ضرور کھڑا ہو جائے چند روز ہوئے۔ اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ کیانو نے ہنگری کے وزیر اعظم ڈاکٹر بیلا ایمریڈی سے ملاقات کی۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ نومبر ۱۹۳۸ء میں چیکوسلواکیہ کا شہر روتھانیا لیا تھا۔ اسے واپس کر دے۔ تاکہ سرحدی تنازعات پیدا نہ ہوں۔ نیز یہ بھی کہا۔ کہ اس مطالبہ کی منظوری یقیناً ہٹلر کو ہنگری کا مخالف بنا دے گی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ ہنگری سے چھیڑ چھاڑ کی ابتداء ہے۔

مسولینی کی نظر دریائے نیل پر

برطانوی ماہرین سیاست کی رائے ہے کہ مسولینی کے منصوبوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مشرقی افریقہ کی اطالوی نوآبادیات کی طرف سے اٹلی کو آنے والے جہازوں کے لئے دریائے نیل سے گذرنے کی اجازت حاصل کی جائے کیونکہ اس سے یہ سفر بہت آسان ہو جاتا ہے بلکہ اس کی کوشش یہ ہے کہ حکومت مصر کو اس بات پر رضا مند کرے۔ کہ دریائے نیل کو بین الاقوامی بحری رستہ قرار دیدے۔ اور وہ دیر سے اس کے لئے کوشاں ہے۔ لیکن حکومت مصر اس کے لئے کبھی آمادہ نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر اب ایک ایسی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ جسے حکومت مصر نظر انداز نہیں کر سکتی۔ دریائے نیل کا منبع ایک جھیل میں ہے جو حبشہ میں واقع ہے۔ اور حبشہ پر اب مسولینی کا قبضہ ہے۔ اور اس نے حکومت مصر کو ایک مخفی دھمکی دی ہے۔ کہ اگر دریائے نیل کے متعلق اس کی رائے پر عمل نہ کیا گیا۔ تو وہ اس جھیل کے پانی کو حبشہ میں ہی روک دیگا۔ ماہرین سیاست کی رائے ہے کہ مسولینی اس کوشش میں کامیاب ہو جائیگا۔ کیونکہ مصر کی زراعت کا تمام تر انحصار دریائے نیل پر ہے۔ اور اگر اس پانی میں کوئی کمی آجائے۔ تو مصر کی تمام زرخیزی ختم ہو جائیگی۔ اور وہ افریقہ کے صحرائے اعظم کی طرح بن کر رہ جائے گا۔

سپین کی خانہ جنگی کا اختتام

پیرس سے ۶ فروری کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ قریباً اڑھائی سال تک نہایت جانبازی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد سپین کی جمہوری حکومت نے ہتھیار ڈال دیئے۔ صدر جمہوریہ وزیر اعظم اور کیبنٹ کے دوسرے ارکان ہوائی جہازوں کے ذریعہ فرانسیسی سرحد میں داخل ہو گئے۔ اور اپنے ہتھیار اور ہوائی جہاز حکومت فرانس کے حوالے کر دیئے۔ ان کی تحویل میں سرکاری خزانہ کے ۸ صندوق تھے جو جنیوا بھیجے جا رہے ہیں۔ پناہ گزینوں کے ۲۷ ہوائی جہاز فرانس میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان کے حامی بھی ہزاروں کی تعداد میں بھوک اور سردی کے مارے ہوئے فرانسیسی علاقہ میں پناہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔

جنرل فرینکو جسے کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اسے صدر جمہوریہ اور اس کے رفقاء کار کے ساتھ اصولی اختلافات کے علاوہ ذاتی دشمنی بھی تھی۔ اور یہی اس خوفناک خانہ جنگی کا باعث ہوئی۔ اس جنگ کے دوران میں برطانیہ اور فرانس نے عدم مداخلت کی پالیسی جاری رکھی۔ اس لئے جمہوریت کے واسطے کسی ملک سے روپیہ اور سامان جنگ حاصل کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔ اس کے برعکس باغیوں کو ہٹلر اور مسولینی کھلم کھلا امداد دیتے رہے۔ اور عدم مداخلت کمیٹی کے فیصلوں کو کبھی خاطر میں نہ لائے۔ جنرل فرینکو کو روپیہ۔ اسلحہ اور بہت سے فوجی سپاہی ان ممالک سے ملتے رہے۔ اس کے علاوہ چونکہ اسے روپیہ مل رہا تھا۔ اس نے مراکو سے بھی بہت سے فوجی بھرتی کئے۔ پھر بھی جمہوریت پسند بے سروسامانی کی حالت میں برابر مقابلہ کرتے رہے۔ لیکن تابہ کے۔ آخر انہیں بھاگنا پڑا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ کیبنٹ کے بعض ارکان ابھی باغیوں سے مقابلہ ضروری سمجھتے تھے۔ کہ دوسرے ارکان بھاگ کر فرانس جا پہنچے۔ اس لئے اب اس جنگ کا اختتام ہی سمجھنا چاہئیے اور دیکھنا چاہئیے کہ اسکے اثرات اور نتائج سیاسیات عالم پر کیا پڑتے ہیں۔

اعلانِ ضروری

صاحب انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹل پنجاب کی طرف سے ایک چٹھی موصول ہونے پر کہ ۱۵ فروری سے ۲۱ فروری تک اندھے پن کی روک تھام کا ہفتہ منایا جائے۔ میں نے بحیثیت انچارج نور ہاسپٹل قادیان اس بات کا انتظام کیا ہے۔ کہ اس ہفتہ میں ہسپتال کو معمول وقت سے زیادہ دیر تک کھلا رکھا جائے۔ معمولی سٹاف کے علاوہ دو مزید ڈاکٹر صاحبان کی خدمات حاصل کی ہیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنکھوں کے مریضوں کا علاج کیا جائے۔ اور آنکھوں کے امراض سے بچنے کے لئے ہدایات دی جائیں۔ علاوہ ازیں دو پبلک لیکچروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ ایک لیکچر مردوں میں ہوگا۔ اور دوسرا مستورات میں۔ ان لیکچروں کی تاریخ اور وقت کی اطلاع بذریعہ اعلان دی جائے گی۔

قادیان کے جملہ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس ہفتہ کو عمدہ طور پر منانے کی کوشش کریں۔ یعنے وقت نکال کر آنکھوں کے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں ہسپتال میں لانے کی کوشش کریں۔ اور لیکچر میں پبلک کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع کیا جائے۔ یہ اجتماع عام ہوں گے۔ یعنی ہر قوم اور ملت کے لوگ ان میں شامل ہوں گے۔

خاکسار: حشمت اللہ انچارج نور ہاسپٹل قادیان۔

اعلاناتِ نکاح

(۱) ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب کا نکاح محمودہ بیگم صاحبہ بنت شیخ عبدالرحمٰن صاحب چھاؤنی پشاور کے ساتھ پانصد روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔

(۲) محمد شریف صاحب سکنہ سنگت پورہ کا نکاح انور بیگم صاحبہ بنت نذیر احمد صاحب امرتسر سے تین صد روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔

(۳) صفدر جنگ صاحب ہمایوں کا نکاح اقبال بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر شیر محمد صاحب ٹالی سے پانصد روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

(۴) غلام فاطمہ صاحبہ بنت شیخ عبدالعزیز صاحب ملتان شہر کا نکاح مبلغ دو صد روپیہ مہر پر شیخ عبدالواحد صاحب سکنہ مریدکے ضلع شیخوپورہ سے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

(۵) منشی اللہ بخش صاحب نے اپنی لڑکی فضل بیگم صاحبہ کا نکاح چوہدری عزیز دین صاحب اظہر کلرک انہار لدھیانہ سے پونے تین صد روپیہ مہر پر پڑھا۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

دعائے مغفرت

(۱) ماسٹر محمد علی صاحب سرودھ کی بیوی اکبری بیگم صاحبہ بعمر ۲۵ سال بعارضہ نمونیہ فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ دیندار اور مخلص احمدی تھیں۔

(۲) غلام نبی صاحب ملکانہ کی ہمشیرہ امۃ الحمید صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔

احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱ دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۵ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہر گاہ منکہ جان محمد ولد گلاب ذات جٹ سکنہ بیگو والہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی ہر دیال وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۴ ۳/۳۹ دفتر بورڈ واقعہ ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت دس بجے صبح قبل دوپہر تاریخ ۲۴ ۳/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲- نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات مشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳- اس بارہ میں مزید کاروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۴ ۳/۳۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۲۶ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۰ دفعہ ۱۳ ایکٹ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہر گاہ منکہ اروڑ سنگھ ولد گوردت سنگھ ذات جٹ سکنہ سبز پیال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضخواہ زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی حاکمی وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۷ ۳/۳۹ دفتر بورڈ واقعہ ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت دس بجے قبل دوپہر تاریخ ۲۷ ۳/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے

165

۲- نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات مشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳- اس بارہ میں مزید کاروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۷ ۳/۳۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۲۶ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

نئی دہلی ۷ فروری۔ سیٹھ جمنا لال بجاج کو آج صبح تقریباً سات بجے ریاست بھرت پور کی سرحد پر جو یوپی کی سرحد کے ساتھ ملتی ہے لاکر رہا کر دیا گیا۔ جب وہ پولیس کی موٹر کار سے باہر لائے گئے تو انہیں انگلی پر معمولی سی چوٹ آئی اور ایک دو جگہ اور بھی خراشیں آئیں۔ سیٹھ جمنا لال نے موٹر سے باہر نکلنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ مجھے جے پور لے چلو۔ رہائی کے بعد وہ قریب کے سٹیشن تک پیدل گئے۔ اور وہاں سے بذریعہ ٹرین آگرہ پہنچے۔ آپ تیسری دفعہ جے پور کی ریاست میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔

کلکتہ ۷ فروری۔ مسٹر بوس نے مصر کے سابق وزیر اعظم نحاس پاشا کو تار ارسال کیا ہے کہ انڈین نیشنل کانگرس آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو تریپوری کے ۱۰ مارچ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ کیونکہ آپ جیسے مصری شہریوں کی اس اجلاس میں شرکت ہمارے ہم وطنوں کی راہنمائی کا موجب اور دونوں قوموں کے اتحاد کی مضبوطی کا باعث ہوگی۔

بمبئی ۶ فروری۔ جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے تجویز پیش کی ہے کہ مسٹر بوس کے دوبارہ انتخاب کی مخالفت کرنے والے ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی میٹنگ کے لئے ۲۸ فروری کا دن مناسب رہے گا۔ آپ نے ممبروں سے مشورہ کر لیا ہے۔ اس لئے یہ اجلاس اسی تاریخ کو وردھا میں منعقد ہوگا۔

برگوس ۶ فروری۔ جنرل فرینکو کی فوج بدستور آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ انہوں نے کیلانگ اور لیس بل پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۶ فروری۔ ہاؤس آف کامنز میں مسٹر بٹلر نے کہا کہ گذشتہ چھ مہینے ہی پیرس سے تین ہندوستانیوں کے اخراج کی گورنمنٹ کو برطانوی سفیر سے اطلاع ملی ہے۔ برطانوی سفیر نے اس بارہ میں حکومت فرانس سے گفت و شنید کی۔ مگر حکومت فرانس نے حکم اخراج کو منسوخ کرنے سے انکار کر دیا۔

کلکتہ ۶ فروری۔ ۱۳ جنوری کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں صوبہ کے مختلف اضلاع میں ۷ ڈاکے ڈالے گئے۔ دو میں ڈاکو بندوقوں سے مسلح تھے۔ ایک ڈکیتی میں گاؤں والوں نے بامداد پولیس ۶ ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیا۔

لاہور ۷ فروری۔ حیدر آباد ستیہ گرہ میں شمولیت کے لئے ڈی اے وی کالج کے ۱۸، دیانند آیوروید کالج کے ۱۵ اور برہم مہاودیالہ کے ۔ طلباء نے اپنے نام تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند خورسند کو بھیج دیئے ہیں یہ طلباء ۱۰ فروری کے تیسرے ہفتہ میں جانے والے جتھہ کے ہمراہ ہونگے۔

بنارس ۶ فروری۔ کل رات ایک مسلم بازار میں ایک ہندو پر قاتلانہ حملہ کی وجہ سے حالات نازک ہو گئے۔ مسلم کوارٹرز میں ۴۸ گھنٹے کے لئے کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا۔ گنج وارڈ میں جو پابندیاں عائد تھیں تمام ہٹالی گئی ہیں۔ وکٹوریہ پارک کے نزدیک ذرح کاپہرہ بدستور ہے۔ آریہ سماج نے باوجود حکم امتناعی کے ٹاؤن ہال میں سالانہ جلسہ کیا مسلم وارڈوں کے سوا تے باقی تمام بازاروں میں کاروبار جاری ہے۔ پبلک جلسوں اور جلوسوں کے متعلق حکم امتناعی ۵ ہفتے تک جاری رہیگا۔

بمبئی ۷ فروری۔ کستوربائی گاندھی اور مس بہنی منی بہن پٹیل کو راجکوٹ سے کئی میل کے فاصلہ پر موضع سنوسرا میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

پٹنہ ۷ فروری۔ بہار اسمبلی میں سپیکر کے اختیارات پر جھگڑا ہو گیا جسے نپٹانے کے لئے وزیر اعظم نے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔

لکھنؤ ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع لکھنؤ کے تین دیہات کے کسانوں نے یوپی پراونشل کانگرس کمیٹی کو بذریعہ چٹھی مطلع کیا گیا۔ کہ ان کو پولیس اور زمینداروں کے خلاف جو شکایات ہیں انہیں دور کیا جائے ورنہ وہ ستیہ گرہ شروع کر دیں گے۔

پٹنہ ۶ فروری۔ کل بہار اسمبلی میں مسٹر محی الدین احمد نے تحریک التوا پیش کی جس کا مقصد یہ تھا کہ جہاں آباد میں بندے ماترم کا گیت گائے جانے سے پیدا شدہ صورت حالات کو زیر بحث لایا جاتے۔ آپ نے کہا کہ گذشتہ ۸ جنوری کو جہاں آباد کے سکول میں ہندو لڑکوں نے "بندے ماترم" گیت گایا۔ اور جب مسلمان طلباء نے اعتراض کیا تو بہت سے لوگوں نے باہر سے آکر مسلمان طلباء اور مسلمان ٹیچروں پر حملہ کر دیا۔ مسٹر جعفر امام نے کہا کہ صرف انہی مسلمانوں نے بندے ماترم کو قومی گیت تسلیم کیا ہے جو اپنے آپ کو کانگرس کے ہاتھ پر فروخت کر چکے ہیں۔ کانگرسی ممبروں کے اس فقرہ کو واپس لینے کے مطالبہ پر یہ فقرہ واپس لے لیا گیا۔ وزیر تعلیم ڈاکٹر محمود نے اعتراضات کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ ہرگز نہیں چاہتی کہ کسی عمارت پر قومی جھنڈا لہرایا جاتے اگر اس پر اعتراض کیا جاتے۔ اور نہ ہی وہ یہ چاہتی ہے کہ اس گیت کے گانے پر لڑکوں کو مجبور کیا جاتے۔ طلباء اور حکام اس بارہ میں جیسا چاہیں کریں۔ اس امر کی بھی ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ جن سکولوں اور کالجوں میں بندے ماترم گایا جاتا ہے اقبال کا قومی ترانہ بھی گایا جاتے۔

کلکتہ ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بوس وردھا جا رہے ہیں تا کہ گاندھی جی سے ملاقات کر سکیں۔ آپ کی یہ خواہش ہے کہ تری پوری کانگرس کے اجلاس سے پہلے ہی ان اختلافات کو مٹا دیا جاتے۔ جو کہ ان کے انتخاب کی وجہ سے اعتدال پسندوں اور انتہا پسندوں میں پیدا ہو گئے ہیں۔

لکھنؤ ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ نے سڑکوں کی تعمیر وغیرہ کے لئے ۵ سالہ پروگرام تیار کیا ہے۔ جس پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا پہلے سال ۳۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

نئی دہلی ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ ملایا کے وفد سے گفت و شنید کو جاری رکھنا بے سود ہے۔ کیونکہ اس نے اجرتوں کے متعلق مدراس گورنمنٹ کی تجاویز کے منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

بمبئی ۶ فروری۔ کہا جاتا ہے کہ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ جس مقصد کیلئے بمبئی گئے تھے اسمیں انہیں کامیابی ہوئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم سندھ اور سردار پٹیل کی گفت و شنید وزارتی پارٹی اور کانگرس میں مکمل سمجھوتے پر منتج ہوئی ہے۔ وزیر اعظم سندھ نے کانگرس کی پالیسی اور پروگرام پر پوری طرح کاربند رہنا منظور کر لیا ہے

نئی دہلی ۷ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر بی۔ این چودھری نے ایک سوال کے دوران میں محکمہ تار کے نقصان کو روکنے کے لئے تار کے نرخ میں اضافہ کرنے کی تجویز پیش کی۔ سر تھامس سٹیورٹ نے جواب دیا کہ حکومت فی الحال تار کے نرخ نہیں بڑھانا چاہتی۔

کراچی ۶ فروری۔ یہاں پانی کی بہت قلت ہے۔ اس دقت کو رفع کرنے کے لئے کراچی میونسپل کارپوریشن نے کئی تدابیر کیں۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اب ہندوستان کے ایک ماہر انجنیئر نے دریائے سندھ میں بند لگانے کی سکیم کارپوریشن کے سامنے رکھی ہے۔ جس پر ۶۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

لنڈن ۷ فروری۔ ریاست رنپور میں پولیٹیکل ایجنٹ میجر بزلجیٹ کے قتل کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے نائب وزیر ہند کرنل میور ہیڈ نے کہا کہ میجر بزلجیٹ دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ ان کی حفاظت کے لئے ان کے ساتھ فوجی آدمی نہیں تھا۔ نہ ان کے دل میں نہ کسی اور کے دل میں ان کے قتل ہو جانے کے متعلق کوئی اندیشہ تھا۔ اب احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ کہ اڑیسہ میں پولیٹیکل افسر اپنے ساتھ فوجی آدمی رکھا کریں۔ ان کے قتل کے متعلق تحقیقات جاری ہے۔ اور اس سلسلہ میں ۳۰ گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

امرتسر ۷ فروری۔ ڈاکٹر کچلو پنجاب کانگرس کے صدر کی حیثیت میں اپنے صوبہ میں کانگرس آرگنائزیشن کو تقویت دینے کے لئے ایک پروگرام مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ پنجاب کے مختلف حصوں کے ورکروں کو بلاکر ان سے مشورہ لے رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے رسوخ سے پنجاب کے بعض مسلمان کہلانے والوں کو کانگرس میں لانے کے لئے بہت حد تک کامیاب ہو گئے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی